احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 16 اپریل 2004ء 25 صفر 1425 ہجری-16 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 82

جمعہ 16 اپریل 2004ء

حضور ایدہ اللہ لندن واپس تشریف لے آئے

مغربی افریقہ کے چند ممالک کے کامیاب دورہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت لندن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ ایئرپورٹ اور پھر بیت الفضل لندن میں احباب جماعت نے حضور کا والہانہ استقبال کیا۔

اللہ تعالیٰ حضور کا یہ دورہ بہت مبارک کرے اور اس کے شیریں ثمرات کثرت سے جماعت کو عطا فرمائے اور دین کی فتح کا دن ہمیں جلد از جلد حضور کی قیادت میں دکھائے۔ (آمین)

11

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بورکینا فاسو اور بینن

مجلس عاملہ اور مربیان بورکینا فاسو کو ہدایات اور بینن میں آمد

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

4۔اپریل 2004ء بروز اتوار

صبح پانچ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت المہدی (واگا ڈوگو) میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح 9 بجے حضور انور اپنی قیام گاہ ہوٹل Sofitel سے مشن ہاؤس تشریف لائے اور اپنے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ساڑھے نو بجے مجلس عاملہ بورکینا فاسو اور مربیان کرام بورکینا فاسو کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو بارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان سے ان کے کام اور ان کے سپرد ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور موقع پر ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات دیں اور بتایا کہ آپ کی کیا ذمہ داری ہے اور آپ نے آئندہ کس طرح کام کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ہر شعبہ کو فعال ہونا چاہئے اور ملک کے مختلف ریجنز اور پھر آگے جماعتوں میں جو مجالس عاملہ قائم ہیں۔ نیشنل عاملہ کے سیکرٹریان کا اپنے شعبہ کے سیکرٹری سے براہ راست رابطہ قائم ہونا چاہئے۔ پوری منصوبہ بندی سے مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کام کو آگے بڑھائیں۔

حضور انور نے چندوں کی ادائیگی، مجلس عاملہ کے ممبران کو باشرح چندہ دینے اور ہر کمانے والے شخص کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے اور چندہ کے نظام کو مضبوط بنانے کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ چونکہ افریقہ میں عموماً عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ کام کرتی ہیں اور زیادہ کماتی ہیں اس لئے چندہ کے نظام میں خواتین کو بھی شامل کریں۔

حضور انور نے عاملہ کے ممبران کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ کوئی احمدی بھی بیکار، بے روزگار اور فارغ نہیں رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کو کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے اس بارہ میں شعبہ امور عامہ اپنا فعال کردار ادا کرے۔ ریجنل صدران اور مربیان کی مدد سے جائزے تیار کئے جائیں۔ اگر اس بارہ میں پہلے کام شروع نہیں ہو سکا تو اب شروع کر دیں۔

بچوں اور نوجوان نسل کی تعلیم کے تعلق میں حضور انور نے تفصیل کے ساتھ مجلس عاملہ کو توجہ دلائی کہ کوئی احمدی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ تمام ریجنز اور پھر آگے جماعتوں میں باقاعدہ جائزے اور فہرستیں تیار ہوں اور والدین کو ترغیب دلائی جائے اور تاکید کی جائے کہ اپنے بچوں کو سکولوں میں بھجوائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ان بچوں کی فہرستیں بنوائیں جو کسی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ٹارگٹ بنا لیں کہ امسال ہم نے اتنا حاصل کرنا ہے۔ اتنے بچوں کو تعلیم دلوانی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مربیان سے باری باری ان کے رجسٹر میں کام کا تفصیل سے جائزہ لیا اور نومبائعین سے رابطوں کے بارہ میں ہر ایک مربی کو فرداً فرداً ہدایات دیں اور تاکید کی کہ ہر ایک جماعت تک پہنچیں اور رابطے بحال کریں اور ساتھ ساتھ چندہ کے نظام میں بھی شامل کریں حضور انور نے فرمایا تربیت کا کام بے حد ضروری ہے اور یہ سارا سال جاری رہنا چاہئے۔ باقاعدہ ٹیمیں بنائیں جو سارا سال اس کام پر مامور رہیں اور دعوت الی اللہ کا کام اپنی جگہ پر جاری رہنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب دعوت الی اللہ کریں تو پہلی بار شروع میں کھل کر بتائیں کہ یہ دینی تعلیم ہے۔ یہ پیشگوئیاں ہیں جن کے مطابق امام مہدی آ گئے ہیں اور یہ ہمارے عقائد ہیں اور یہ سارا نظام ہے۔ چندہ کے نظام کے بارہ میں بھی شروع میں ہی بتائیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ نماز کے قیام کے ساتھ مالی قربانی کا حکم ہے اس لئے شروع میں جو حسب استطاعت دے سکتے ہیں دیں۔ فرمایا اس طرح بعد میں جب نومبائعین کو چندہ کے نظام میں شامل کیا جائے گا تو انہیں پہلے سے ہی علم ہوگا کہ یہ چندہ نظام کا حصہ ہے۔

اس میٹنگ کے بعد بارہ بجکر بیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ جس میں حضور انور نے شعبہ وار خدام کے کام کا جائزہ لیا، ساتھ ساتھ ان کی رہنمائی کی اور ہدایات دیں۔ حضور انور نے اس بات کی طرف خدام الاحمدیہ کو خصوصی توجہ دلائی کہ ریجنل سطح پر تو آپ کی مجالس قائم ہیں۔ لیکن ریجن میں جو جماعتیں ہیں وہاں بھی اپنی مجالس قائم کریں۔ اس طرح ہر جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہونی چاہئے اور قائدین ہر ماہ اپنی رپورٹس صدر کو بھیجیں۔ پھر صدر اپنی ماہانہ رپورٹ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوائے۔

بارہ بجکر 45 منٹ پر مجلس عاملہ انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے شعبہ وار عاملہ کے ممبران کے کام کا جائزہ لیا اور تفصیل سے ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا انصاراللہ کے نمونہ سے ہی دوسروں نے سبق لینا ہے اس لئے آپ کو اعلیٰ نمونہ قائم کرنا چاہئے۔ فرمایا شروع سے ہی اپنے نظام کو مضبوط کریں۔ اگر آپ نے شروع سے ہی اس طرف توجہ نہ دی تو پھر بہت پیچھے چلے جائیں گے۔

بارہ بجکر پچپن منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے لجنہ کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مختلف دیہات اور جماعتوں میں جا کر لجنہ کی تنظیم قائم کریں اور اس طرح چھوٹے لیول پر تمام جماعتوں میں لجنہ کی تنظیم قائم ہو۔ فرمایا اگر ہر جماعت میں لجنہ کی تنظیم قائم نہ ہوئی تو پھر عورتوں کی تربیت کرنا مشکل ہو جائے گا۔ فرمایا لجنہ یہ کوشش بھی کرے کہ ہر جگہ عورتوں کو نماز پڑھنی آنی چاہئے۔ نماز کے الفاظ اور پھر اس کا ترجمہ بھی آنا چاہئے۔ فرمایا ناصرات میں تعلیم کا رجحان بڑھائیں۔ ناصرات کی تربیت اس لئے ضروری ہے کہ آئندہ نسل میں انہوں نے مائیں بننا ہے اور آگے نسل چلنی ہے اس لئے ان کا تعلیمی معیار بلند ہونا چاہئے۔

ایک بجکر بیس منٹ پر لجنہ کی میٹنگ اختتام کو پہنچی اس کے بعد تصاویر کھینچی گئیں۔ نیشنل مجلس عاملہ۔ مربیان کرام، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور سکیورٹی ٹیم نے باری باری تصاویر بنوائیں۔ آئیوری کوسٹ سے آنے والے مربیان کے وفد نے بھی حضور انور سے الوداعی ملاقات کی اور تصویر بنوائی۔

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور نے بیت المہدی واگا ڈوگو میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں نماز کے بعد بیت الذکر میں موجود تمام احباب جماعت نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔ اب بورکینا فاسو سے روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا۔ اڑھائی بجے تمام سامان ایئرپورٹ پر جا چکا تھا۔ چار بجے حضور انور ہوٹل سے ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایئرپورٹ پر احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کی غرض سے اکٹھے ہوئے تھے جونہی حضور انور گاڑی سے اترے احباب جماعت مرد و خواتین نے نعرہ تکبیر بلند کئے۔ اور انی معک یا مسرور کے الفاظ کہتے ہوئے حضور انور کو الوداع کیا۔ حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ اس دوران امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ VIP لاؤنج میں قریباً ایک گھنٹہ قیام کیا۔ جہاں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور مربیان باری باری حضور انور سے ملتے رہے اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے رہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور مربیان کی فیملیاں باری باری حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا

کے پاس آتی رہیں اور الوداعی ملاقات کرتی رہیں۔ VIP لاؤنج میں امیگریشن محکمہ کے سٹاف اور ایک پولیس افسر نے بھی حضور سے ملاقات کی اور دعا کی درخواست کی۔ 5 بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور VIP لاؤنج سے جہاز پر سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے پانچ بجے ایئر بورکینا کا طیارہ فضا میں بلند ہوا اور بینن کی طرف روانگی ہوئی۔ مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو، مکرم ڈاکٹر محمود بھنوں صاحب اور صدر خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے جہاز کی سیڑھیوں پر حضور انور کو الوداع کیا۔

حضور کا بینن میں ورود مسعود

بینن کے مقامی وقت کے مطابق رات 7 بجکر بیس منٹ پر حضور انور کا طیارہ بینن کے انٹرنیشنل کوٹونو (Cotunou) ایئرپورٹ پر اترا اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار بینن (بادشاہوں کی سرزمین) پر پڑے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر امیر صاحب بینن، مجلس عاملہ کے بعض ممبران، مربیان اور ڈاکٹرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ صدر مملکت بینن کی نمائندگی میں Acting وزیر خارجہ نے ایئرپورٹ پر حضور انور کا استقبال کیا۔

جب حضور انور VIP لاؤنج کے قریب پہنچے تو Portonovo کے بادشاہ Onikoyi نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا جس کے اوپر دائیں طرف ''حضرت مرزا مسرور احمد'' اور بائیں طرف ''خلیفۃ المسیح الخامس'' اور گردن والے حصہ پر Wel Come to Benin کے الفاظ درج تھے۔

حضور انور ذرا آگے بڑھے تو ہمسایہ ملک (Niger) کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ سلطان آف آگادیس 2500 کلومیٹر کا لمبا اور مشکل سفر کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر آئے تھے۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ جہاں مذکورہ سلطان نے جو اپنے ملک نائیجر کے سب سے بڑے بادشاہ ہیں نے گفتگو کے دوران حضور انور کی آمد پر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اللہ کا شکریہ ادا کیا کہ وہ بہت محبت اور خلوص کے ساتھ اتنا لمبا سفر طے کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے یہاں پہنچے ہیں۔

صدر مملکت بینن کے نمائندہ نے (جو خود بھی منسٹر ہیں اور اس وقت Acting وزیر خارجہ ہیں) حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ بینن کے تمام لوگ آپ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہی اصل انسانیت ہے۔ یہی ہونا چاہئے اور یہی مذہب کی تعلیم ہے۔

جناب منسٹر نے کہا بینن میں احمدیت کی ترقی پر ہم بے حد خوش ہیں اس پر حضور انور نے فرمایا اس لئے میں افریقہ کو پسند بھی کرتا ہوں اور اس لئے بھی کہ میں افریقہ میں آٹھ سال رہا ہوں اور میرا تجربہ بھی ہے۔ ان کو دیکھ کر بھی پتہ لگ رہا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔

منسٹر نے کہا۔ میں آپ کی تشریف آوری پر بہت شکرگزار ہوں اور آپ کی دعاؤں کا منتظر ہوں۔ اللہ کرے کہ آپ کی برکتیں یہاں پر بہت ہوں۔ حضور انور نے منسٹرز اور اس موقع پر آنے والے بادشاہوں اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

VIP لاؤنج میں ملک کے نیشنل T.V، ریڈیو اور اخبارات کے بائیس نمائندے موجود تھے۔ پریس کے نمائندگان نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ کے دورہ بینن کا مقصد کیا ہے؟ جس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ میں جماعت کے ممبران کا وزٹ کرنے آیا ہوں اور یہ دیکھنے آیا ہوں کہ ہم اس ملک میں انسانیت کی خدمت کیسے کر رہے ہیں۔ جرنلسٹس نے منسٹر سے سوال کیا کہ آپ امام جماعت کے اس دورے کو کیسے لیتے ہیں..... جس پر منسٹر نے کہا میں بینن میں سب مذاہب کے ساتھ مل کر امن اور بھائی چارے کا پیغام دیتا ہوں اور اس وقت ترقی نہیں ہو سکتی جب تک سب مل کر کام نہ کریں۔ ہم گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے سپریم ہیڈ کو خوش آمدید کہتے ہیں کہ ان کا وزٹ بابرکت ہو۔

اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایئرپورٹ سے Portonovo (پورٹونووو) روانہ ہونے کے لئے VIP لاؤنج سے جب باہر تشریف لائے تو بینن کی مختلف جماعتوں سے حضور انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد افراد نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا لکم کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ خواتین اور بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں۔ اور مرد و زن چھوٹے بڑے سبھی ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو سلام کیا۔ خدام الاحمدیہ کے گروپس اپنے مخصوص لباس میں چاق و چوبند ڈیوٹی پر موجود تھے۔ بچیاں سفید لباس میں ملبوس والہانہ انداز میں نغمے گا رہی تھیں۔ بڑا ہی ایمان افروز اور روح پرور منظر تھا۔ سبھی کی نظریں اپنے پیارے امام کے چہرہ پر مرکوز تھیں سبھی نے پہلی بار حضور انور کو اپنے درمیان دیکھا تھا۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔

صدر مملکت کی طرف سے حضور انور کو سفر کے لئے ایک گاڑی مہیا کی گئی۔ اس کے علاوہ پولیس کا مسلح اسکواڈ تھا۔ پھر حکومت نے ملٹری کا ایک خاص مسلح دستہ حضور انور کو مہیا کیا جو بینن کے سارے سفروں میں حضور انور کے ساتھ رہا۔

ایئرپورٹ سے ساڑھے آٹھ بجے پولیس اور ملٹری کے اسکواڈ میں قافلہ پورٹونووو (Portonovo) کے لئے روانہ ہوا۔ نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد رات 9 بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس پورٹونووو پہنچے۔ یہاں بھی احباب جماعت نے حضور انور کا نہایت محبت بھرے انداز میں والہانہ استقبال کیا۔

پورٹونووو شہر جہاں جماعت کا مرکزی ہیڈکوارٹر ہے اس شہر کے چوراہوں پر حکومت نے اپنے قومی جھنڈوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے جھنڈے لگائے ہوئے ہیں۔ اس طرح شہر میں سڑکوں پر جگہ جگہ جماعت احمدیہ کے جھنڈے لگے ہوئے ہیں۔ حکومت بینن نے بڑے کھلے دل کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا ہے۔ اور حضور انور کا استقبال کیا ہے۔ الحمدللہ۔

9 بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

5/اپریل 2004ء بروز سوموار

صبح 6 بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔

صبح 9 بجے حضور انور نے دفتر تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ نو بجکر 40 منٹ پر Portonovo سے Calavi (کلاوی) جماعت کے لئے روانگی ہوئی۔ پورٹونووو سے کلاوی کا فاصلہ 55 کلومیٹر ہے گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور Calavi پہنچے۔ پولیس اور ملٹری کے دستوں نے قافلہ کو اسکواڈ کیا۔ مین روڈ سے اتر کر مشن ہاؤس جانے والی سڑک پر جونہی حضور انور کی گاڑی داخل ہوئی سڑک کے دونوں طرف کھڑے احباب جماعت نے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا بچے استقبالیہ نغمے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھا کر حضور انور کو سلامی دے رہے تھے۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو ایک طفل نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ساتھ ہی تمام بچوں نے یک زبان ہو کر اردو میں یہ کہا ''ہم پیارے حضور کو بینن کی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں'' یہ فقرہ بچوں نے بار بار دہرایا۔ اور پھر فرنچ زبان میں بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس ریجن کے مربی مجیب احمد صاحب نے صدر جماعت اور دیگر نمائندوں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور جب سٹیج پر پہنچے تو اس ریجن کی 17 جماعتوں کے 1700 سے زائد احباب نے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ ہر طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا لکم کی آوازیں آ رہی تھیں۔ یہ سب احباب دور دور کی جماعتوں سے سفر کی تکالیف اٹھا کر یہاں پہنچے تھے اکثر جگہوں پر کچے راستے ہیں اور ٹرانسپورٹ بھی نہیں ہے۔ بعض جماعتیں 18 کلومیٹر تک پیدل سفر کر کے اس جگہ پہنچیں جہاں سے ٹرانسپورٹ مل سکتی تھی۔ بعض لوگ 135 کلومیٹر کے کچے راستوں سے سفر کر کے پہنچے۔ لیکن کسی کے چہرے پر تھکاوٹ کے کوئی آثار نہیں تھے ہر ایک کے چہرہ پر خوشی و مسرت تھی۔ ہر ایک مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے بیتاب تھا ایسا کیوں نہ ہوتا آج ان کی زندگی میں ایسا دن آیا تھا جب ان کا محبوب امام ان میں موجود تھا۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد میں 13 مقامی بچوں نے کورس کی شکل میں خوش الحانی سے نظم

ہے دست قبلہ نما لاالٰہ الااللہ

پڑھی۔ یہ سب بچے عیسائیت سے احمدی ہوئے تھے۔ جب یہ بچے نظم پڑھ رہے تھے تو بڑا روح پرور منظر تھا۔ اس کے بعد ایک طفل نے جس کی عمر چھ سال ہے حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ

یاعین فیض اللّٰہ والعرفان

کے چند اشعار پڑھے اور بعد میں نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضور انور نے اس بچے کو اپنے پاس بلایا اور پیار کیا اور انعام سے نوازا۔

اس کے بعد باری باری تمام جماعتوں کا تعارف کروایا گیا۔ تعارف میں ہر جماعت کا نام لیا جاتا۔ اس جماعت کے احباب کھڑے ہو جاتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور بیٹھ جاتے۔ جماعتوں کے اس تعارف کے بعد صدر جماعت نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

''آج کے پروگرام میں صرف آپ لوگوں سے ملنا ہی تھا۔ سٹیج پر آ کر کچھ کہنا نہیں تھا۔ لیکن آپ لوگوں کے جذبہ اور خلوص کو دیکھ کر میں نے سوچا چند الفاظ آپ سے کہہ دوں۔

آپ لوگ مختلف قبیلوں اور مختلف نظریات رکھنے والے لوگوں میں سے شامل ہوئے ہیں۔ یقیناً آپ کے دلوں کی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر فضل فرمایا۔ بعض ایسے بھی ہیں جو بالکل لامذہب تھے اللہ کے فضل سے احمدیت کو قبول کیا۔ بعض عیسائیت میں سے آئے اور احمدیت کو قبول کیا اور بعض مسلمانوں میں سے آئے اور انہوں نے پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے امام مہدی کو قبول کیا۔ اب آپ کا فخر نہ کسی قبیلہ کی حیثیت میں ہے اور نہ کسی امارت یا غربت میں ہے۔ اب آپ کا فخر صرف احمدی ہونے میں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہے۔ ہم سب احمدی ہیں اور احمدی ہونے کی حیثیت سے بھائی بھائی ہیں اور اسی جذبہ کے تحت ہم نے معاشرہ میں اپنی زندگیاں بسر کرنی ہیں اور اسی جذبہ کے تحت ہم نے معاشرے کے کام آنا ہے اور اسی جذبہ کے تحت جماعت احمدیہ نے جو علم اٹھایا ہوا ہے اس کو بلند کرنا ہے۔ پس اب آپ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اور دین کو پہچاننے کے بعد اللہ کی عبادت کرنی ہے اور اسی کے حضور جھکنا ہے اور ہمیشہ اسی کی عبادت کرنی ہے اور بھائی چارے کی فضا قائم رکھنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ یقیناً آپ کے دلوں میں شرافت تھی۔ ایک نور تھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا کہ آپ نے احمدیت کو قبول کیا۔ اب اس کو نکھارنا اور آگے بڑھانا آپ کا کام ہے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضور انور نے آخر پر فرمایا میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو سفر کی صعوبتیں اور تکالیف برداشت کر کے بڑی دور دور سے یہاں آئے۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ آپ کو جماعت سے اور خلافت سے محبت ہے جس کی وجہ سے آپ لوگ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں آئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزاء دے۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

دعا کے بعد ایک بار پھر احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور خواتین اور بچوں نے نغمات پڑھے۔ اس روح پرور ماحول میں حضور انور یہاں سے روانہ ہوئے اور کچھ دیر کے لئے مربی سلسلہ مجیب احمد صاحب کے گھر قیام فرمایا اور پھر وہاں سے واپس Portonovo کے لئے روانہ ہوئے اور دوپہر 1 بجکر 30 منٹ پر Portonovo مشن ہاؤس پہنچے۔

4 بجے حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد Portonovo ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت کا تعارف حضور انور سے کروایا گیا۔ اس ریجن کی 32 جماعتوں سے 791 احباب جماعت مرد و خواتین تشریف لائے تھے۔ جس جماعت کا نام لیا جاتا اس کے ممبران کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ بلند کر کے اپنے اخلاص اور محبت اظہار کرتے۔ یہ احباب بڑے لمبے فاصلے طے کر کے آئے تھے۔ بعض جماعتیں جو جنگلوں میں آباد ہیں 210 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچیں۔ کچے راستوں پر یہ سفر بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔

تعارف کے بعد حضور انور نے ان احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

"اس وقت میں چند الفاظ آپ سے کہوں گا۔ آپ لوگوں کو اس وقت یہاں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے۔ بینن میں چند سال قبل یہاں کوئی احمدی نہیں تھا اب خدا کے فضل سے یہاں ایک بڑی جماعت قائم ہو چکی ہے۔

آپ لوگوں میں یقیناً نیکی اور شرافت ہے جس کی وجہ سے خدا نے آپ کو توفیق دی کہ آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود کو مانا۔ ہزاروں میل دور سے ایک آواز اٹھی کہ آؤ خدا کے مامور کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ اور ایک خدا کی عبادت کرو۔ آپ نے اپنی نیکی اور دلوں کے نور کی وجہ سے اس آواز کو سنا اور قبول کیا۔ لیکن یاد رکھیں کہ مومن کا قدم ایک جگہ آ کر ٹھہر نہیں جاتا بلکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کے حکم کے مطابق آپ کو آگے بڑھنا چاہئے۔ آپ نے اپنی نیکیوں کو مزید نکھارنا ہے۔ مزید چمکانا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نیکیوں میں آگے بڑھنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے اب جب کہ اللہ کے فضل سے آپ نے اپنی شرافت کی وجہ احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اس سے مزید مدد مانگیں تا کہ وہ آپ کو آگے بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بن جائیں، ہر قسم کی برائی کو اپنے اندر سے ختم کر دیں اور اس کے ساتھ ہی محنت کی بہت زیادہ عادت ڈالیں۔ آپ کی نیکی کے ساتھ ساتھ جب لوگ آپ کی وطن سے محبت اور نیکی کو دیکھیں گے تو آپ کے لئے دعوت الی اللہ کے اور مواقع پیدا ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ پڑھنے والے بچے تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں اور کام کرنے والے لوگ اپنی اپنی فیلڈ میں سب سے آگے ہوں۔ تعلیم کے بغیر کوئی ترقی نہیں۔ والدین اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں کوئی بچہ ایسا نہ ہو جو تعلیم سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ہر میدان میں آگے بڑھنے والا ہو۔ جس پیار اور خلوص سے آپ سب لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ گو احمدیت کو اس ملک میں آئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن آپ کے اخلاص اور محبت نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ آپ کا یہاں اکٹھے ہونا اور خلافت سے محبت محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے اور آپ کو ہر پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں کو بھی اس پیار اور محبت میں بڑھاتا چلا جائے اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقت میں اپنے مامور کی امت بنائے اور آپ کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شمار ہوں۔ آمین

حضور انور نے اپنے اس خطاب کے بعد دعا کروائی اور پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

5 بجکر 20 منٹ پر حضور انور بیت احمدیہ Portonovo کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں چار صد کے قریب احباب جماعت اور مہمان موجود تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ

"یا عین فیض اللہ والعرفان"

کے چند اشعار پڑھے گئے اس کے بعد صدر جماعت Portonovo نے جماعت کا تعارف کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگ بنیاد رکھنے سے قبل خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔" اس وقت ہم یہاں جماعت احمدیہ کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے والے ہیں۔ بیوت الذکر کی بنیاد اس لئے رکھی جاتی ہے کہ ایک خدا کو ماننے والے اکٹھے ہو کر اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائیں اور دنیا میں امن کا پیغام پہنچائیں اور بتائیں کہ سب اکٹھے ہو کر رہیں۔ بھائی بھائی بن کر رہیں اور انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی یہ بیت امن کا پیغام پہنچانے کے لئے اس علاقے میں ایک نشان ہوگی اور ایک خدا کی عبادت کرنے والوں کو اکٹھا کرنے کے لئے نشان بنے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ ہم سب کو توفیق دے کہ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں اور اس بیت کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں۔

اس خطاب کے بعد حضور انور سنگ بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئے اور پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد امیر صاحب بینن نے اور پھر حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹیں رکھیں اور بعض دوسرے عہدیداران کو بھی اس موقع پر اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ Portonovo کے بادشاہ کنگ آف Onikoyi نے بھی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ مشروبات سے آنے والے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اس کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

اس سنگ بنیاد کی تقریب میں King Of Portonovo کے بادشاہ Onikoyi اپنے گیارہ رکنی وفد کے ہمراہ شامل ہوئے۔ پورٹو نوو کے میئر کے علاوہ T.V، ریڈیو اور اخبارات کے 18 جرنلسٹس شامل ہوئے۔ جنہوں نے اس پروگرام کی مکمل کوریج کی۔

مشن ہاؤس پہنچنے کے بعد حضور انور نے مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز مکرم عبدالوحید صاحب، مبارک احمد صاحب اور جرمنی سے وقف عارضی پر آئے ہوئے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب سے میٹنگ کی اور ہسپتالوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور مختلف امور سے متعلق ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ چالیس منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

6 اپریل 2004ء

بروز منگل

صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے نماز فجر پڑھائی پروگرام کے مطابق آج Portonovo سے Parakou (نارتھ کی طرف) براستہ Allada روانگی تھی۔

صبح سات بج کر پچپن منٹ پر دعا کے بعد حضور انور پورٹو نوو سے الاڈا (Allada) کے لئے روانہ ہوئے۔ پورٹو نوو سے الاڈا کا فاصلہ 80 کلومیٹر ہے۔ آرمی کی دو گاڑیاں ساتھ تھیں جو اسکواڈ کر رہی تھیں۔ اس کے علاوہ بینن کے ساؤتھ ایریا میں Calavi اور Cotonou, Portonovo ان شہروں کے اسکاڈز بھی اپنی اپنی حدود میں ساتھ رہے اور بڑی عمدگی سے پروٹوکول کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلتے رہے اور جب ان کی حدود ختم ہونے لگتیں تو الوداعیہ سلام کرتے ہوئے اگلے شہر کی انتظامیہ کے سپرد کر دیتے تھے۔

نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور Allada پہنچے تو کنگ آف الاڈا کے پیلس تک پہنچنے سے قبل سڑک کے دونوں طرف سکول کے طلباء نے لائنیں بنا کر حضور انور کا استقبال کیا اور اپنی لوکل زبان میں نغمے گاتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ کنگ آف الاڈا کے پیلس کے سامنے بچوں نے بینن کا قومی ترانہ گا کر حضور انور کا استقبال کیا جبکہ بادشاہ نے اپنی ملکہ اور اپنے تمام کارندوں کے ساتھ اپنے پیلس سے باہر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور کی آمد پر اس نے انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے سلام پیش کیا۔ اس دوران عورتیں اور بچے اپنے روایتی نغمے گا کر حضور انور کی آمد پر خوشی کا اظہار کر رہی تھیں۔ کنگ آف الاڈا حضور انور کو ساتھ لے کر پیلس میں داخل ہوئے جہاں روایتی انداز میں ڈھول وغیرہ بجا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔ حضور انور کے تشریف فرما ہونے کے بعد ملکہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا۔

آج کا دن ہمارے لئے بڑی عظمت کا دن ہے۔ آج احمدیت کے پانچویں خلیفہ ہمارے پاس آئے ہیں۔ چوتھے خلیفہ نے بھی اپنی عمر کے آخری سال آنے کی خواہش کی تھی مگر حضور اپنی بیماری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے ہماری یہاں کی آبادی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کی ہوئی ہے۔ ہم ان کی وفات پر افسوس اور محرومی کے اظہار کیلئے چند منٹ کھڑے ہوں گے۔ اس پر اس موقعہ پر موجود تمام احباب نے کھڑے ہو کر اور خاموش رہ کر حضور کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔ پھر ملکہ نے حضور انور سے کنگ کے گزشتہ سال جلسہ سالانہ لندن پر اپنی بیماری کی وجہ سے نہ پہنچ سکنے کی معذرت کی اور حضور انور کی آمد کو اپنے لئے الاڈا کی بادشاہت کے لئے اور عوام کیلئے باعث برکت وسعادت قرار دیا۔

اس کے بعد امیر صاحب بینن نے تعارفی خطاب کیا اور کنگ آف الاڈا اور عوام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے آج کی اس تقریب کا انتظام کیا تھا۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:۔

حضور انور نے فرمایا:۔

"میں کنگ آف الاڈا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے یہاں آنے کا انتظام کیا اور بڑا پرجوش استقبال کیا۔ گو انہوں نے تو شاید مجھے پہلے نہ دیکھا ہو لیکن میں ان کے جلسے پر جانے کی وجہ سے ان کو دیکھتا رہا ہوں۔ ان کے چہرہ پر جو خوش اخلاقی تھی اس نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علاقے میں ان کی Kingdom میں تمام لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔ اس کی برکت سے اللہ ان پر بہت فضل فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امیر صاحب نے بتایا ہے کہ یہاں سکول کیلئے جگہ لے لی گئی ہے۔ یہاں انشاء اللہ اس سال سکول شروع کر دیا جائے گا۔ اور ایسے اچھے اور مخلص دوست کے علاقے میں ڈسپنسری کا ہونا بھی ضروری ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد شروع کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو صحیح معنوں میں

انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا۔ گزشتہ سال کنگ آف الاڈا اپنی بیماری کی وجہ سے جلسہ لندن پر نہیں آسکے۔ امسال میں ان کو اور ان کی ملکہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ لندن جلسہ پر ضرور تشریف لائیں۔ اب اس کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کنگ آف الاڈا اور ان کی قوم پر اپنا بے حد فضل فرمائے۔ آمین

حضور انور کے خطاب کے بعد کنگ آف الاڈا نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس، امیر صاحب بینن اور تمام افراد جماعت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ حضور کی آمد کی وجہ سے آج تمام برکتیں الاڈا کے پیلس میں نازل ہوگئی ہیں۔ یقیناً ہم بہت خوش ہیں اور بہت خوش قسمت ہیں۔ پھر اس نے اپنی بادشاہت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ الاڈا کی بادشاہت بینن کی پہلی بادشاہت ہے اور الاڈا بینن کا پہلا بادشاہ ہے۔ کنگ نے آخر پر ایک بار پھر حضور انور کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا۔

کنگ کے خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور کنگ کے پیلس کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں کنگ کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ تصویر لگی ہوئی تھی۔ حضور انور کی تصویر بھی آویزاں تھی۔ کنگ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ محل کی دیواروں پر الاڈا بادشاہت کے مختلف ادوار کے چارٹ بنے ہوئے تھے۔ کنگ نے ان کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے آپ کی بادشاہت کا دور سب سے لمبا ہو۔

بعد ازاں حضور انور کی خدمت میں کنگ نے اپنے باغ کے اناس کا جوس پیش کیا جو حضور انور نے پیا۔ بوتل میں باقی بچا ہوا جوس امیر صاحب بینن پینے ہی لگے تھے کہ ملکہ نے جلدی سے آکر بوتل لے لی اور کہا کہ یہ برکتیں تو آج ہم نے لینی ہیں۔ میں اسے پیئوں گی اور میری بیماریاں اس سے ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت خوش خلق ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ خوش خلق رہیں اور ان کو بیماریوں سے شفاء عطا ہو۔ حضور انور نے کنگ اور کوئین کو تحائف دیئے۔ یہاں سے جب روانہ ہونے لگے تو کنگ اور کوئین اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضور انور کو باہر تک الوداع کہنے آئے اس دوران عورتیں اور بچیاں ڈھول کی تھاپ پر روایتی نغمے پڑھ رہی تھیں۔ کنگ کی اس استقبالیہ تقریب میں 15 گاؤں کے آٹھ صد سے زائد افراد نے شرکت کی تھی۔

Allada سے گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر روانہ ہو کر بارہ بج کر 45 منٹ پر ڈاسا (Dassa) پہنچے۔ جہاں کنگ آف ڈاسا نے اپنے ماتحت 41 گاؤں کے بادشاہوں اور اماموں اور لوگوں کے ساتھ حضور انور کو بڑے والہانہ انداز میں خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں بھی ان گاؤں سے آنے والی خواتین اور بچیاں دف کی آواز پر نغمے گا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں وہ یہ فقرات بار بار پڑھتیں کہ اھلا وسھلا و مرحبا لکم آج ہم اپنے خلیفہ کو خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔ آج ہم بہت خوش ہیں۔

Dassa میں کچھ دیر کے لئے حضور انور نے قیام فرمایا۔ اس کے بعد یہاں سے Parakou کے لئے روانگی تھی۔ یہاں سے پیراکو کا فاصلہ دو صد کلومیٹر ہے۔ ڈیڑھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر سہ پہر 4 بجے پیراکو پہنچے۔ پیراکو اپنی آبادی کے لحاظ سے بینن کا تیسرا بڑا شہر ہے۔

حضور انور جب پیراکو پہنچے تو صوبہ بورگو (Borgo) اور آلی بوری کے گورنر الحاج تونجو ذوالقرنین صاحب اور پاراکو شہر کے میئر اور بینن کے تمام میئرز کے صدر جناب راشدی بادا ماسی (Rashidi Badamasi) نے شہر سے 5 کلومیٹر باہر نکل کر حضور انور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر پیراکو شہر اور اس علاقہ کے چاروں صوبوں سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی افراد نے سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہو کر حضور انور کا پر جوش نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا۔

لوگوں کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ قافلہ کے ایک گھنٹہ تاخیر سے آنے کے باوجود تمام لوگ شدید گرمی میں بہت صبر و تحمل سے اپنے امام کے انتظار میں قطاروں میں کھڑے رہے۔ ان لوگوں میں بچے، بوڑھے، مرد و زن سب شامل تھے اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے بے چین تھے۔ گورنر اور میئر حضور انور کی آمد سے پون گھنٹہ قبل ہی استقبال کی جگہ پر پہنچ گئے تھے۔ اور حضور کے استقبال میں جو وقت گزرا اس میں ریڈیو پاراکو اور ایک پرائیویٹ ریڈیو (Arzeke Fm99) نے دونوں شخصیات کے حضور انور کی آمد کے بارہ میں انٹرویوز براہ راست نشر کئے۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو گورنر نے حضور انور کو بینن کا ایک روایتی لباس پہنایا۔ اس موقع پر پاراکو جماعت کے صدر اور مربیان سلسلہ خالد محمود صاحب و انوار الحق اور مظفر احمد صاحب نے جماعت کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور 200 میٹر تک سڑک پر پیدل چلتے رہے اور ہاتھ ہلا ہلا کر سڑک کے دونوں طرف کھڑے احباب جماعت کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور اپنی گاڑی میں تشریف لے گئے اور قافلہ گورنر اور میئر کی معیت میں ہوٹل Majestic کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں حضور انور کا قیام تھا۔ ہوٹل سے تین سو میٹر قبل سو گھڑ سوار اپنے روایتی لباس میں ملبوس حضور انور کے استقبال کیلئے وہاں موجود تھے۔ گھوڑوں پر سوار یہ احباب سڑک کے دونوں طرف موجود تھے۔ جونہی حضور انور کی کار ان گھوڑوں کے قریب پہنچی تو ان سواروں نے کار کو اپنے درمیان لئے ہوئے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا اور تین سو میٹر کا فاصلہ اس طرح طے ہوا کہ دونوں طرف گھڑ سوار چل رہے ہیں اور درمیان میں آہستہ آہستہ حضور انور کی گاڑی چل رہی تھی۔ یہ استقبال کا ایک مسحور کن اور بہت پیارا، دلفریب منظر تھا۔

4:30 بجے سہ پہر حضور انور ہوٹل پہنچے تو ہوٹل کے مالک نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا خوبصورت گلدستہ پیش کیا۔

5:30 بجے حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد میئر سے ملاقات کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بجے حضور انور Merie پہنچے جہاں میئر نے صدر دروازے پر آکر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے دفتر لے گئے۔ جہاں پر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور سرکاری رپورٹرز بڑی تعداد میں موجود تھے۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں پاراکو شہر اور اس کے لوگوں کی طرف سے اظہار تشکر کا پیغام پڑھ کر سنایا اور حضور انور سے دعا کی درخواست کی۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور گورنر سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں گورنر نے نیچے آکر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے دفتر لے گئے۔ گورنر نے حضور انور کا جماعت کی بے لوث خدمات کا ذکر کر کے شکریہ ادا کیا اور اپنے لئے اور اپنی قوم کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے گورنر سے کہا کہ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کے صوبہ میں دیہات میں سکول اور ہسپتال کی سہولیات پہنچائیں کیونکہ شہروں میں یہ سہولیات مل جاتی ہیں مگر گاؤں میں نہیں۔ اسی طرح حضور انور نے گورنر کو بتایا کہ کل ہم آپ کے شہر میں ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ حضور انور نے گورنر کو بتایا کہ ان کی یہاں آمد کا ایک مقصد ان کا شکریہ بھی ادا کرنا تھا۔ کیونکہ وہ شدید گرمی میں شہر سے باہر حضور کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے اور یہ یقیناً ان کے دل کے خلوص پر شہادت ہے۔

اس ملاقات کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ جہاں حضور انور نے ہمسایہ ملک Niger سے آئے ہوئے وفد سے ملاقات کی۔ نائیجر سے آنے والے 62۔ افراد کے اس وفد میں سلطان آف آگادیس اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ شامل تھے۔ حضور انور نے سلطان سے ان کا حال دریافت فرمایا اور گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے نومبائعین کی تربیت سے متعلق نصائح فرمائیں۔ اس موقع پر نائیجر سے آنے والے ایک بزرگ نے حضور انور سے معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ نائیجر کے پہلے احمدی ہیں۔ حضور انور سے چمٹ کر رونے لگ گئے اور کہتے جاتے تھے کہ میں سوچا کرتا تھا کہ اب شاید میری زندگی میں ایسا موقع نہ آئے کہ میں کبھی خلیفۃ المسیح کو دیکھ سکوں۔ مگر آج اللہ نے یہ موقع عطا کر دیا ہے کہ اپنی زندگی میں آپ سے مل رہا ہوں۔ انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ اسی طرح نائیجر کے اس وفد کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر بھی کھینچی گئیں۔

نائیجر کا یہ وفد اس سخت گرمی کے موسم میں دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے حضور انور سے ملاقات کیلئے پہنچا تھا۔ اس وفد میں 12 غیر از جماعت لوگ بھی شامل تھے۔

7:30 بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کیلئے اس بڑے پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں صوبہ بورگو، آلی بوری، اتاکورا، اور ڈونگا سے آئے ہوئے 6789 افراد (مرد و خواتین) حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ ان لوگوں میں سے ایک بڑی تعداد 435 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچی تھی۔ یہ لوگ صبح سے ہی حضور انور کے استقبال کیلئے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض جماعتوں کے احباب 12۔ کلومیٹر کا فاصلہ پیدل چل کر کے اس جگہ پہنچے جہاں ٹرانسپورٹ مہیا تھی۔ جونہی حضور انور پنڈال میں پہنچے فضا نعرہ ہائے تکبیر حضرت مرزا غلام احمد کی جے اور خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ بجلی کے قمقموں کی روشنی میں ان لوگوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح کا چہرہ مبارک دیکھا تھا۔ دور دراز کے علاقوں سے لمبے سفر طے کر کے آنے والے ان لوگوں کے دلوں پر اس وقت کیا بیت رہی تھی۔ ان کے کیا جذبات تھے۔ یہ صرف وہی بتا سکتے ہیں۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور نے ان احباب سے خطاب فرمایا۔

''میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے بڑی دور دور سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ سفر کی تکلیفیں اور پریشانیاں کیوں برداشت کیں۔ صرف اس لئے کہ آپ کو جماعت سے ایک تعلق اور محبت ہے اور خلیفہ وقت سے ایک تعلق اور محبت ہے۔ اور یہ تعلق اور محبت آپ میں اس لئے قائم ہوا کہ آپ نے امام مہدی کو پہچانا اور قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود، مہدی معہود کو اس لئے دنیا میں بھیجا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اللہ کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا اس لحاظ سے آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے اس غرض کو پورا کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مانا۔

اب آپ کا فرض ہے کہ اس تعلیم پر عمل کریں۔ وہ تعلیم یہی ہے کہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ اس کے مقابلہ میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ نہ ظاہری شرک ہو اور نہ چھپا ہوا شرک۔ انسانیت اپنے اندر پیدا کی جائے۔ ایک دوسرے کا لحاظ رکھا جائے۔ خیال رکھا جائے۔

فرمایا۔ یاد رکھیں کہ جو ہمارے کام ہیں، جو ہماری ضروریات ہیں وہ کسی بندے سے پوری نہیں ہو

سلتیں۔ ہر ضرورت کے لئے خدا کے حضور جھکنا چاہئے۔ اس کی عبادت کرنی چاہئے اور اپنی عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ طریقہ سکھایا ہے کہ اس کے حضور حاضر ہوا جائے۔ نمازیں ادا کی جائیں، پانچ وقت بیوت الذکر میں جا کر نمازیں ادا کی جائیں۔ مزدور اپنے کام پر نماز ادا کرے۔ اسی طرح جو لوگ مختلف کام کرتے ہیں نماز کا وقت آنے پر اپنے کام پر نماز ادا کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وقت پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کی ادائیگی آپ نے نہ صرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی عادت ڈالنی ہے۔ گھر کا ہر فرد نماز ادا کرنے والا بن جائے اگر کسی سے نماز چھوٹ جائے تو اس کو بے چینی پیدا ہونی چاہئے کہ میں نماز ادا نہیں کر سکا۔ حضرت اقدس مسیح موعود سے کسی نے پوچھا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں کروں۔ فرمایا نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ پس نماز میں آپ کو ایسا لطف وسرور آنا چاہئے جو ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔ نماز ایسے شوق سے ادا کرنی چاہئے۔ آپ کے رکوع وسجود ایسے ہونے چاہئیں کہ آپ خدا کے حضور گڑ گڑا رہے ہیں۔ شوق سے، خشوع وخضوع سے آپ نمازیں پڑھیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں قبول بھی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازوں میں وہ ذوق وشوق عطا کرے جو اس کے حضور مقبول ہو اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جو ایک احمدی کو حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے کے بعد اپنے اندر پیدا کرنی ضروری ہے۔ اگر یہ پیدا نہ ہوئی تو پھر احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ایسا نیک نمونہ دکھانے کی توفیق دے کہ دوسرے بھی کہیں کہ احمدی ہونے کے بعد نیک تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔ اور سب کو گھروں میں خیریت سے لے کر جائے اور آپ کے اس خلوص، جذبہ اور آپ جو خلیفۃ المسیح سے ملنے کے لئے ایک جماعتی نظام کے تحت اکٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے۔

حضور انور کے اس خطاب کے بعد ایک شخص نے سمیرے گاؤں کے صدر (یاتے مومونی) Yatche Modmouni کی طرف سے پیغام سنانے کی اجازت لی۔ صدر نے یہ پیغام اپنی تمام کیمونٹی کی طرف سے دیا تھا۔

پیغام فرنچ زبان میں سنایا گیا۔ ترجمہ درج ذیل ہے۔

''آج بینن کے سارے مومنوں کیلئے بہت عزت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا شخص بھیجا ہے جس کا نام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہے جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سپریم ہیڈ ہیں۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آپ کی اجازت سے میں چند باتیں کہنا چاہتا ہوں ہم سب بے حد خوشی اور فخر کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے دل میں آپ کے لئے اور جماعت کیلئے بے حد محبت واحترام ہے۔ آپ حقیقی...... کی حفاظت کر رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں پیش کر رہے ہیں۔ روحانی علاج کے ساتھ جسمانی علاج کے لئے بھی آپ ساری دنیا میں اور پھر ہمارے ملک بینن میں بہت کام کر رہے ہیں۔ بینن اس بات کا گواہ ہے کہ احمدیہ میڈیکل سنٹر گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کا علاج کر رہے ہیں اور غریبوں کا مفت علاج کر رہے ہیں۔ یہ علاج بلا مذہب وتخصیص ہے۔ آپ کی جماعت نے بیوت الذکر بھی تعمیر کی ہیں تا کہ ایک خدا کی عبادت کی جاسکے۔

میں یہ بات دوبارہ دوہرانا چاہتا ہوں کہ ہم سب آپ کی جماعت کی وجہ سے اپنے آپ کو مومن کہنے کیلئے فخر کرتے ہیں۔ آپ کے T.V ریڈیو پر سب ایسے پروگرام آتے ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ خدا کی عبادت کس طرح کرنی ہے اور رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے اس وجہ سے ہم سب جو سمیرے علاقہ کے رہنے والے ہیں ہم بیس ہزار سے زائد لوگ ہیں۔ میری آواز میں آج یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مکمل طور پر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی آپ سے اجازت چاہتے ہیں اور انشاء اللہ ہم سب مل کر تمام وہ کام جو جماعت نے شروع کئے ہیں ان میں آپ کے ساتھ ہیں تا کہ ان کو جاری رکھ سکیں۔ ہم حضور پر نور کو ایک بار پھر اپنے اس خوبصورت ملک بینن میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلیفہ کو اور ترقی دے اور احمدیت کو مزید ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کے انہیں مواقع میسر آتے رہیں۔

اس پیغام کے پڑھے جانے کے بعد احباب جماعت نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے اور آپ کا شامل ہونا خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اس تقریب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی اور واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

رات سوا نو بجے حضور انور گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں جماعت نے عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ گورنر نے خود اپنا گھر اس پروگرام کیلئے پیش کیا تھا۔ اس تقریب میں پاراکو شہر اور تمام صوبوں کے صوبائی افسران، ائمہ اور بادشاہان شامل ہوئے۔ سلطان آف آغادیس اپنے وفد کے ساتھ شامل ہوئے۔ زندگی کے مختلف طبقوں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ صد کے قریب مہمان اس تقریب میں شامل ہوئے۔

حضور انور جب گورنر کی رہائش گاہ تک پہنچے تو گورنر نے اپنے گھر کے دروازے پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ڈرائنگ روم میں لے گئے۔ جہاں کچھ دیر حضور انور سے بات چیت کرتے رہے اس کے بعد تقریب کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔ اس موقع پر بادشاہوں کے نمائندہ نے کہا۔ آج ہمارے لئے بہت خوشی کا دن ہے ہم علاقہ کے جتنے بادشاہ اس وقت یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کی جماعت بینن، نائجیر میں انسانیت کی جو خدمت کر رہی ہے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تقریب کے آخر پر گورنر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے بابرکت قدم اس سرزمین پر پڑے ہیں جو اس سرزمین کی خوش قسمتی ہے۔ گورنر نے کہا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نارتھ (North) میں آئے ہیں اور یہاں تک پہنچے ہیں۔ یہ آپ کا ہم سے پیار اور محبت ہے جو آپ یہاں تک آئے ہیں۔ جتنا کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ قابل قدر ہے۔ جماعت کی اس خدمت کا سب کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ گورنر نے کہا میں آج سب کے سامنے کہتا ہوں کہ ہم آج گواہ ہیں کہ جماعت احمدیہ انسانیت کی قابل قدر خدمت کر رہی ہے۔ گورنر کے اس شکریہ کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔

میں بھی گورنر اور تمام کنگز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے وقت دیا اور اس موقع پر تشریف لائے یہ ثبوت ہے ان کی محبت کا جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ پہلا موقع ہے جو مجھے بینن آنے کا ملا۔ میں نے سب کو انتہائی ملنسار اور مہمان نواز پایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب رات 11:00 بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

آج کے دن بینن کے نیشنل T.V اور ریڈیو اور اخبارات نے حضور انور کی ایئر پورٹ پر آمد سے لے کر حضور انور کی مصروفیات اور پروگراموں کی مکمل Coverage دی۔ اور اپنی خبروں میں ان پروگراموں اور تقریبات کو نشر کیا۔

7۔اپریل 2004ء

بروز بدھ

صبح 6 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے Majestie Hotel میں (جہاں نماز کے لئے جگہ مخصوص کی گئی تھی) نماز فجر پڑھائی۔

صبح نو بجے حضور انور ہوٹل سے روانہ ہوئے اور نو بج کر دس منٹ پر حضور انور نے سلائی سکول کا افتتاح فرمایا۔ یہاں مربی سلسلہ اصغر علی بھٹی صاحب کی اہلیہ خواتین اور بچیوں کو سلائی اور کڑھائی وغیرہ سکھاتی ہیں اور اس طرح سلائی سیکھنے کے نتیجہ میں غریب عورتوں کی مدد ہو رہی ہے۔ اس سکول کا آغاز چار سلائی مشینوں سے کیا گیا تھا۔ حضور انور نے یہاں مزید دس مشینیں رکھنے کی ہدایات فرمائی۔ نیز ملک کے North کے علاقوں میں مزید دو سلائی سکول کھولنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ ان دونوں سکولوں میں بھی دس دس مشینیں رکھی جائیں۔ یہاں دعا کروانے کے بعد حضور انور پیراکو (Parakou) شہر میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ بیت الذکر "بیت العافیہ" کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ حضور انور نے بیت کے رقبہ کے متعلق پوچھا اور فرمایا ماشاء اللہ یہاں تین صد آدمی تو نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ بیت ایک ماہ سے کم عرصہ میں تعمیر ہوئی۔ حضور انور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ اس بیت کو کون سنبھالے گا۔ اس پر بتایا گیا کہ اس علاقہ کے لوکل مربی یہاں ہوں گے۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کا گھر بیت سے کتنے فاصلے پر ہے۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ بیت کے قریب ہی ہے۔

بیت کے افتتاح کے بعد حضور انور پیراکو (Parakou) میں تعمیر ہونے والے پہلے احمدیہ ہسپتال کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ جگہ گورنمنٹ کے سرکاری پلان میں ہسپتال کیلئے مقرر ہے اور تین سال قبل یہ جگہ گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کو دے دی تھی۔

9 بج کر 35 منٹ پر حضور انور نے اس ہسپتال کی بنیاد میں پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ پھر امیر صاحب بینن ڈاکٹر تاثیر صاحب اور دوسرے عہدیداران نے باری باری اینٹ رکھنے کا شرف حاصل کیا آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

احمدیہ ہسپتال Parakou کی سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد دستی بیعت ہوئی۔ ڈیپارٹمنٹ ڈونگا کے ایک گاؤں "سے میرے" (Semere) سے 393۔افراد اپنے امام بادشاہ اور یونین کونسل کے دو افسران کی معیت میں 370 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ ان لوگوں نے پیراکو آنے اور قبل ازیں رات کے پروگرام میں شمولیت کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان لوگوں کی دستی بیعت لی۔ دستی بیعت میں ان 393۔احباب کے علاوہ اس موقع پر موجود ہزارہا احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔

بیعت لینے سے قبل حضور انور نے اس صوبہ کے مربی سلسلہ سے ان لوگوں کے متعلق رابطہ وغیرہ کی تفصیلات دریافت فرمائیں اور بعد میں بھی مستقل رابطہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور Parakou سے Toui (توئی) کیلئے روانہ ہوئے۔ پیراکو سے توئی کا فاصلہ 72 کلومیٹر ہے۔

بارہ بج کر 40 منٹ پر حضور انور Toui پہنچے۔ حضور انور کے استقبال کے لئے باہر مین سڑک پر ایک گیٹ بنایا گیا تھا جس پر استقبالیہ کلمات درج تھے۔ اسی طرح جو سڑک یہاں کے جلسہ گاہ کی طرف جا رہی تھی اس پر چھ بینرز لگائے گئے تھے اور گاڑی سے باہر سڑک پر دو کلومیٹر تک خوبصورت رنگ برنگے

جھنڈے لگائے گئے تھے جن پر کلمہ طیبہ لکھا گیا تھا۔ اسی طرح لکڑی کے بڑے بڑے تختے بنا کر ان پر سفید اور سیاہ رنگ کا کپڑا چڑھا کر خوبصورت جماعتی جھنڈے بنا کر مین روڈ پر لگائے گئے تھے۔

جب حضور انور کی گاڑی Toui پہنچی تو پچاس موٹر سائیکل سواروں نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کی گاڑی کو اپنے درمیان لے کر جلسہ گاہ تک پہنچے۔ راستہ میں دونوں طرف احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور کے استقبال کیلئے کھڑی تھی۔ لوگوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے اور کلمہ طیبہ کا ورد کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ سبھی لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر خوشی و مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ لوگ مرد وزن اور بچے بوڑھے اس ریجن کی 32 جماعتوں سے آئے تھے۔ آنے والے مہمانوں کی تعداد چھ ہزار پانچصد سے زائد تھی۔ ایک گاؤں ہتیرو کے لوگ 29 کلومیٹر پیدل چل کر اس جگہ پہنچے جہاں سے سواری مہیا ہوئی تھی۔

ایک گاؤں ایداجو کی جماعت جنگل میں 89 کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کر کے سڑک تک پہنچی۔ اس دن بڑی شدید بارش ہوئی تھی جو رات بھر جاری رہی لیکن یہ سب لوگ راستوں کی خرابی اور شدید مشکلات کے باوجود حضور انور کے دیدار کے لئے پہنچے تھے۔ Dassa کے علاقہ سے غیر احمدی مسلمان تین بڑے ٹرکوں پر آئی۔ پوتو رو کی جماعت 29 کلومیٹر کا انتہائی دشوار گزار رستہ طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئی۔ جلسہ میں شامل ہوئی بیدے نامی گاؤں کی جماعت سڑک سے 17 کلومیٹر اندر جنگل میں ہے۔ شدید بارش میں رات ایک بجے ٹرک اس گاؤں پہنچا۔ یہ اسی وقت سوار ہو کر صبح 5 بجے پہنچ گئے۔ 125 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور انور کا دیدار کرنے کے لئے آئے تھے۔ ساوے اور ڈاسا کے درمیان کا علاقہ جماعت کا شدید مخالف ہے۔ اپنی مخالفت کے باوجود یہ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں حضور انور کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔

جب حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو ڈاسا (Dassa) کے میئر ویسے ریجن کے میئر اور اس ریجن کے چیف آف پولیس اور 13 بادشاہوں اور 24 بڑے اماموں نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

'' تمام روایتی بادشاہ، معزز مہمان، میرے پیارے بھائیو۔ بہنو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ لوگوں کو یہاں دیکھ کر اس وقت میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے۔ آپ لوگوں میں یقیناً نیکی اور شرافت ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے امام مہدی کو جو سلام پہنچایا تھا وہ آپ ان تک پہنچا سکیں اور جو...... دوسرے مذاہب میں سے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں ان کو بھی خدا نے توفیق دی کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی غلامی کے ذریعہ احمدیت میں آجائیں۔ پھر اللہ کا فضل ہی ہے کہ افریقہ کے ایک دور دراز ملک میں اور پھر شہروں سے ہٹ کر دور دراز جگہ کو خدا نے توفیق دی کہ ہزاروں میل دور سے جو ایک آواز اٹھی تھی کہ آؤ اور خدا کی آواز پر لبیک کہو۔ آپ نے اسے قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ جو احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں آپ کا فرض ہے کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ بچے ہوں یا بڑے ہوں، نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں سب کا کام ہے کہ اپنی بیوت الذکر کو آباد کریں۔ آپ کے کام، آپ کی مصروفیات یا آپ کے شغل، آپ کی عبادت اور آپ کی نمازوں میں روک نہ بنیں ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے اور خدا کو سخت ناپسند ہے۔ فرمایا احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ لوگوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہونی چاہئے۔ عبادت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرنا بھی ایک احمدی کیلئے بہت ضروری ہے۔ کبھی بھی کسی قسم کے لڑائی جھگڑے فتنہ وفساد میں شامل نہ ہوں بلکہ ہر ایک کو پتہ لگے کہ اگر کوئی شخص پہلے کسی قسم کے جھگڑوں میں ملوث تھا تو احمدیت قبول کرنے کے بعد مکمل تبدیل شدہ انسان ہو چکا ہے۔ بعض دفعہ فساد پیدا کرنے والے لوگ کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس سے انسان کو غصہ آجاتا ہے۔ لیکن آپ کبھی بھی ایسے فساد پیدا کرنے والوں اور مخالفین کی باتوں کی پرواہ نہ کریں بلکہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق اگر ایسی باتیں سنیں تو منہ پھیر کر گزر جایا کریں اور پرواہ نہ کیا کریں۔ یہی اعلیٰ اخلاق ہیں جو ایک احمدی میں ہونے چاہئیں۔ یہی اعلیٰ قسم کی باتیں ہیں جن کے کرنے کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ تو یہی عبادت کے طریقے اور اعلیٰ اخلاق ہیں جو آنحضرت ﷺ دیکھنا چاہتے تھے اور انہی کو جاری کرنے کے لئے رائج کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ احمدیت کا ایک طرہ امتیاز انسانیت کی خدمت بھی ہے جس میں ایک سکیم کے تحت اس ملک میں کچھ ہسپتال کھولے گئے ہیں۔ ڈسپنسریاں کھولی گئی ہیں اور مزید کھولی جائیں گی۔ سکول بھی کھولے جائیں گے۔ اسی خدمت کے جذبے کے تحت انشاء اللہ پیراکو میں ایک ہسپتال کا قیام بھی عمل میں آئے گا جس کی میں آج بنیاد رکھ کر آیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا تعلیم حاصل کرنا ہمارے بچوں کا حق ہے۔ اس کے لئے جتنی کوشش کی جائے کم ہے۔ اس کے لئے میں والدین سے ماؤں سے، باپوں سے کہتا ہوں خواہ وہ پڑھے ہوئے ہوں یا ان پڑھ ہوں بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ آئندہ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ بچے صرف اس لئے نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ بڑے ہو کر ہاتھ بٹائیں گے۔ Farming میں ہماری مدد کریں گے۔ بلکہ بچوں کا جو حق ہے وہ ادا کریں کہ ان کی تربیت کریں اور تعلیم دلوائیں۔

فرمایا اپنی مالی مجبوری کی وجہ سے والدین بچوں کو پڑھائی سے نہ روکیں۔ اگر مالی مجبوری کی وجہ سے بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تو مجھے بتائیں۔ کوئی بچہ اس وجہ سے پڑھائی سے محروم نہیں رہے گا۔ اس علاقہ میں جہاں نہ پانی، نہ بجلی کی سہولت ہے اور نہ تعلیم کی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کے بچے اتنا پڑھ لکھ جائیں کہ ملک کے لیڈر بن سکیں۔ اس علاقے کے لوگوں میں یقیناً ایک فراست ہے اور دلوں میں ایک روشنی ہے جس کی وجہ سے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس فراست کو مزید چمکائیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم حاصل کریں۔ اس لئے میری آپ لوگوں سے یہی درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو ضائع نہ کریں۔ برباد نہ کریں۔ اگلی نسلوں کی اگر حفاظت نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کے حضور پوچھے جائیں گے کہ کیوں اپنی نسلوں کی حفاظت نہیں کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں عورتوں کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے اور مصروفیت زیادہ ہے لیکن وہ بھی عبادت کی طرف توجہ دیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔

فرمایا آخر میں، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس پیار اور خلوص سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس کا بہت ممنون ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا یہاں اکٹھے ہونا اور خلافت سے محبت کا تعلق خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے۔ اللہ آپ کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آپ کو اور آپ کی نسلوں کو اس پیار اور محبت میں بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضور انور کے اس خطاب کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس میں دس گاؤں کے 822 لوگوں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر موجود ہزاروں احمدی احباب نے بھی بیعت کی اس تقریب میں شمولیت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اس طرح ایک بج کر 20 منٹ پر Toui کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ یہاں سے Portonovu روانگی سے قبل حضور انور نے اس علاقہ کے میئر، کنگ آف ڈاسا، Toui گاؤں کے بادشاہ اور آرمی کے ایک افسر کو الیس اللّٰہ...... کی انگوٹھیاں پہنائیں۔ 30-1 بجے یہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب ڈاسا پہنچے۔ جہاں ایک ہوٹل میں کچھ دیر قیام کیا۔ حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور دوپہر کا کھانا بھی یہیں تناول فرمایا۔

چار بجے سہ پہر یہاں سے Portonovu کے لئے روانگی ہوئی اور رات 7:30 بجے پورتو نوو پہنچے۔ آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

قرآن شریف مکمل آسمانی

ضابطہ حیات

حضرت مسیح موعود کے فہم قرآن کا ایک شاہکار:۔

'' میں حق کے طالبوں کو سمجھاتا ہوں کہ قرآن شریف میں ایسے احکام جو دیوانی اور فوجداری اور مال کے متعلق ہیں دو قسم ہیں ایک وہ جن میں سزا یا طریق انصاف کی تفصیل ہے دوسرے وہ جن میں امور کو صرف قواعد کلیہ کے طور پر لکھا ہے یا کسی خاص طریق کی تعیین نہیں کی اور وہ احکام اس غرض سے ہیں کہ تا اگر نئی صورت پیدا ہو تو مجتہد کو کام آویں مثلاً قرآن شریف میں ایک جگہ تو یہ ہے کہ دانت کے بدلے دانت آنکھ کے بدلے آنکھ یہ تو تفصیل ہے اور دوسری جگہ یہ اجمالی عبارت ہے جزاء سیئة سیئة مثلها۔

پس جب ہم غور کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجمالی عبارت توسیع قانون کے لئے بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں یہ قانون جاری نہیں ہو سکتا مثلاً ایک ایسا شخص کسی کا دانت توڑے کہ اس کے منہ میں دانت نہیں اور بباعث کبرسنی یا کسی اور سبب سے اس کے دانت نکل گئے ہیں تو دنداں شکنی کی سزا میں ہم اس کا دانت توڑ نہیں سکتے کیونکہ اس کے منہ میں دانت ہی نہیں ایسا ہی اگر ایک اندھا کسی کی آنکھ پھوڑ دے تو ہم اس کی آنکھ نہیں پھوڑ سکتے۔ کیونکہ اس کی تو آنکھیں ہیں ہی نہیں۔ خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن شریف نے ایسی صورتوں کو احکام میں داخل کرنے کے لئے اس قسم کے قواعد کلیہ بیان کئے ہیں......... اس نے صرف یہی نہیں کیا بلکہ ایسے قواعد کلیہ بیان فرما کر ہر ایک کو اجتہاد اور استخراج اور استنباط دعوت دی ہے''۔

(کتاب البریہ صفحہ 87-88)

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

ربوہ میں طلوع و غروب 16۔اپریل 2004ء	
طلوع فجر	4:11
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:40

بلڈ پریشر اور کولیسٹرول

دنیا میں ہر سال ایک کروڑ بیس لاکھ افراد امراض قلب اور فالج کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں۔ بعض سادہ اور سستے اجتماعی اور انفرادی اقدامات کے ذریعے سے اموات کی اس شرح میں پچاس فیصد کمی کی جاسکتی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق ہائی بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی خون میں کمی، مٹاپے کے تدارک اور تمباکو سے پرہیز کرکے ہر سال ساٹھ لاکھ جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ ان اقدامات میں سے اکثر کے فائدے پانچ سال سے کم عرصے میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

شریانوں اور قلب کی صحت کے تحفظ کیلئے اقدامات نہ کرنے کی صورت میں ان سے ہونے والی اموات کی شرح مزید بڑھ جائے گی اور ان کی وجہ سے 2030ء تک مزید 25 فیصد زندگیاں تلف ہونے لگیں گی جس کا سب سے زیادہ نقصان ترقی پذیر ملکوں کے حصے میں آئے گا یعنی پاکستان جیسے ملکوں میں ان امراض کی وجہ سے اموات کی شرح مزید بڑھے گی۔

یہ اہم معلومات عالمی ادارۂ صحت کی 2002ء کی رپوٹ میں دی گئی ہیں۔ یہ رپورٹ امراض قلب و شرائین کی مبسوط رپورٹ ہے جس میں ہائی بلڈ پریشر، کولیسٹرول کی کثرت، مٹاپے اور ورزش سے دوری اور سست و کاہل انداز حیات کے مہلک اثرات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس رپورٹ کے اہم انکشاف کے مطابق صرف ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے دنیا بھر میں قلب اور شریانوں کی 50 فیصد شکایات عام ہیں۔ کولیسٹرول کی وجہ سے ایک تہائی اور ورزش نہ کرنے، تمباکو کے استعمال اور پھل سبزیاں کم کھانے کی وجہ سے ان امراض کی شرح 20 فیصد رہتی ہے۔ یہ خطرات یک جا ہو جائیں تو یہ شرح اور بڑھ جاتی ہے یعنی اگر کولیسٹرول کی کثرت کے ساتھ تمباکو کا استعمال بھی شامل رہے تو دونوں کی وجہ سے نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ان دو کے ساتھ سبزی اور پھل کم کھانے اور ورزش نہ کرنے کی وجہ سے قلب اور شریانوں کے امراض کی شدت مزید بڑھ جاتی ہے۔

اندازہ ہے کہ ہر سال تقریباً 9 ملین اموات واقع ہوتی ہیں اور 75 ملین افراد علیل ہوکر اپنی زندگی کے لطف اور سرگرمیوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور یہ تمام تر نقصان محض ہائی بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی کثرت کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہ نقصانات دنیا کے عورت اور مرد دونوں ہی کو لاحق رہتے ہیں۔

دنیا کے تقریباً تمام ملکوں میں 10 سے 30 فیصد بالغ افراد ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہیں۔ 50 سے 60 فیصد بلڈ پریشر کم کرکے بہتر زندگی گزار سکتے ہیں، بلکہ بلڈ پریشر میں معمولی سی کمی سے بھی بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اس میں کمی سے حملہ قلب اور فالج کا خطرہ خاصا کم ہوسکتا ہے۔ اسی قسم کا فائدہ کولیسٹرول کم کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(ماہنامہ "ہمدرد صحت"، کراچی ستمبر 2003ء ص 37)

جوانی کے راز

امریکن یونیورسٹی رچمنڈ کے پروفیسر ولیم کا کہنا ہے کہ جونہی ہمیں پتہ چل گیا کہ ہمارا جسم کس طرح ایذا رساں مالیکیول پیدا کرتا ہے یعنی وہ مالیکیولز جو ہم پر بڑھاپا طاری کرتے ہیں تو ہم پھر جلد ہی اپنی زندگی کا دورانیہ 120 برس تک کھینچ لے جائیں گے جو کہ محض زندگی کی طوالت ہی نہیں ہوگا بلکہ صحت مند زندگی کا ضامن ہوگا۔

ہم پر بڑھاپا طاری کرنے والے جوانی کے دشمن جملہ مسائل کی بالآخر محققین نے نشاندہی کر لی ہے کہ جو دل کی بیماریوں، جھریوں، کینسر، جوڑوں کے درد اور دیگر بیماریوں کی وجہ بنتے ہیں۔ دراصل وہی ہوا جو ہمیں زندگی بخشتی ہے وہی لوہے کو زنگ آلود بھی کرتی ہے۔ سیب کو بھورا، جسم کے خلیات کو توڑتی ہے اور ہم پر بڑھاپا نازل کرتی ہے یعنی ہمیں بھی آہستہ آہستہ زنگ لگ جاتا ہے۔ یہ سب فری ریڈیکلز (Free Radicals) کا کیا دھرا ہے۔ یہ فری ریڈیکلز ہیں کیا؟ دیکھیں سائنس اس بارے میں کیا کہتی ہے؟

ہمارے جسم میں موجود آکسیجن کے مالیکیول بے شمار کیمیائی تبدیلیوں کے عمل سے گزرنے کے دوران اپنے ہی الیکٹران پر کنٹرول ڈھیلا کر دیتے ہیں۔ جس سے وہ الیکٹران غیر مستحکم ہو جاتے ہیں۔ انہی آزاد اور غیر مستحکم مالیکیولز کو فری ریڈیکلز کہتے ہیں۔ ان ریڈیکلز کو مستحکم کرنے کی بے انتہا کوشش کے باوجود جسم کے صحت مند خلیات سے یہ فری ریڈیکلز الیکٹران چھین لیتے ہیں اور اپنے آپ کو مستحکم کر لیتے ہیں۔ لیکن ہر بار جونہی وہ دوسرے صحت مند خلیہ کا الیکٹران چھینتے ہیں تو دو چیزیں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اول صحت مند مالیکیول تباہ ہو جاتا ہے۔ اور دوم مزید فری ریڈیکلز بن جاتے ہیں۔ جب تک اس عمل کو روکا یا کاٹا نہ جائے روزانہ بے شمار خلیات تباہ ہوتے رہیں گے جس کی قیمت ہماری صحت ادا کرتی رہتی ہے۔ اسی عمل کو سرطان یا کینسر کہتے ہیں۔

یہ تباہی کا سلسلہ اگر یونہی چلتا رہے تو کوئی ذی نفس کینسر سے نہ بچ پائے۔ پس خداوند قدوس نے ہمارے جسم کو یہ طاقت عنایت کی ہے کہ وہ ان سرطانوں پر خود بخود قابو پاتا رہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس طرح کے تقریباً دس ہزار کینسر روزانہ ہمارے جسم میں پیدا ہوکر ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو کوئی ختم ہونے سے بچ جائے کینسر کی بنیاد ڈال جاتا ہے۔ ان فری ریڈیکلز کو ختم کرنے میں جو طاقتور اور موثر ہتھیار خدا نے انسان کو عطا کیا ہے وہ اس کی غذا میں موجود وہ مادے ہیں جنہیں ہم مانع تکسیدی اجزاء کہتے ہیں جو فری ریڈیکلز کے نقصان دہ اثرات سے جسم کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ان کے کام کرنے کا انداز یہ ہے کہ یہ ہمارے جسم کے صحت مند مالیکیولز اور فری ریڈیکلز کے درمیان دیوار کھڑی کر دیتے ہیں یعنی فری ریڈیکلز کو اپنے الیکٹران دے دیتے ہیں۔ اس طرح صحت مند مالیکیولز کے الیکٹران کی چھینا جھپٹی رک جاتی ہے۔ اس سے اندازہ کرنا نہایت آسان ہے کہ مانع تکسیدی اجزاء ہمارے [illegible] قدر اہم اور ناگزیر ہیں۔

(ماہنامہ "قومی [illegible]" لاہور ستمبر 2003ء ص 7-8)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد خان صاحب شالامار ٹاؤن لاہور ابن حضرت منشی دیانت خان صاحب آف کانگڑہ رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 13۔اپریل 2004ء بروز منگل رات ساڑھے آٹھ بجے شالامار ٹاؤن لاہور میں بعمر 88 سال وفات پا گئے۔ اگلے روز مورخہ 14۔اپریل کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ساڑھے بارہ بجے دن مکرم ملک خالد مسعود صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کرائی مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مکرم وسیم احمد خان صاحب ہاناپور لاہور، مکرم کریم احمد خان صاحب شالامار ٹاؤن لاہور، مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ دارالافتاء ربوہ، مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود خان صاحب شاہد، مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا لطف الرحمٰن خالد صاحب شالامار ٹاؤن لاہور، مکرمہ امۃ الحسین صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

نکاح و شادی

مکرم منشاء اللہ خاں صاحب فیصل آباد لکھتے ہیں۔ میرے بھائی مکرم میاں طیب احمد طاہر صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کی شادی ہمراہ مکرمہ ثمرین ارشد صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد ارشد ناصر صاحب مورخہ 11 جنوری 2004ء کو ہوئی۔ بارات فیصل آباد سے ربوہ گئی۔ نکاح کا اعلان مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے چالیس ہزار روپے حق مہر پر عقب ہسپتال میں کیا۔ میاں طیب احمد طاہر صاحب ولد میاں محمد یوسف صاحب مرحوم مکرم عبدالحمید آصف صاحب آف فیصل آباد کے نواسے ہیں۔ ثمرین ارشد صاحبہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب آف فیصل آباد کی پوتی حکیم عبدالواحد صاحب کی نواسی اور مکرم رضوان افضل صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مبارک کرے۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب دفتر انصاراللہ پاکستان لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم خلیق احمد ظفر صاحب کی تقریب شادی مورخہ 13 دسمبر 2003ء کو ٹورانٹو کینیڈا کے ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر کینیڈا نے رخصتانہ کے موقع پر دعا کروائی۔ مورخہ 14 دسمبر 2003ء کو دعوت ولیمہ رائل کینیڈین ہال میں کی گئی۔ مکرم خلیق احمد ظفر صاحب جامعہ احمدیہ کے استاد اور معروف شاعر مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کے پوتے ہیں۔ احباب کرام سے اس شادی کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز سندھ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بیٹے کے بعد مورخہ یکم اپریل 2004ء بروز جمعرات پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاذبہ عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم برکت علی صاحب بھٹی سابق باغبان ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کی پوتی اور مکرم عبدالہادی صاحب چانڈیو صدر جماعت قمر آباد سندھ کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک، صالح، دین کی خادمہ اور والدین کی فرمانبردار بننے کیلئے نیز صحت و تندرستی والی درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ

GHP کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹنسی

پوٹنسی رعایتی قیمت	SP-10ML	GS-10ML	SP-20ML
30/200/1000	8/-	10/-	12/-
10M/50M/CM	12/-	15/-	18/-

کیپٹل سائیلوشن (ہومیو ادویات کیلئے آب حیات)

رعایتی قیمت	60ML	120ML	220ML	450ML
	15/-	20/-	30/-	50/-

اس کے علاوہ 80 اور 117 ادویات کے خوبصورت بریف کیس، آسان علاج بیگ، جرمنی سیل بند پوٹنسی، مدر ٹنکچرز، مرکبات، کتابیں، گولیاں و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

قرآن کریم اور آرکیالوجی

پر ایک سیمینار

مورخہ 7 راپریل 2004ء کو تعلیم القرآن کے حوالے سے ایک سیمینار بعنوان قرآن کریم اور آرکیالوجی احاطہ ایوان محمود میں منعقد ہوا۔ اس میں مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے تقریر کی اور قرآن کریم کے حوالہ سے علم آثار قدیمہ کی تعریف اور مقاصد بیان کئے علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کا اس طرف خاص رجحان اور آثار قدیمہ کی تحقیق کیلئے بھجوائے گئے وفود کا تاریخی حوالہ جات سے ذکر کیا۔ علاوہ ازیں اس سلسلہ میں ہماری ذمہ داریوں پر بھی روشنی ڈالی۔ آخر پر انہوں نے سوالات کے بھی جوابات دیئے۔ یہ اس سلسلے کا تیسرا سیمینار تھا۔ اس پروگرام میں تقریباً 100 خدام نے شرکت کی۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ میں داخلہ

دینیات کلاس میں داخلہ یکم اپریل 2004ء سے شروع ہے۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ایف اے اور بی اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی وعلمی ترقی کیلئے داخل ہو کر استفادہ کریں۔ سال میں چار سمسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے کورس کی کتابیں طالبات کو ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ضرورت سٹاف

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والے ہوسٹلز دارالاکرام ہوسٹل ربوہ+ دارالحمد ہوسٹل لاہور) کے لئے نائب نگران ہوسٹل کل وقتی آسامی کیلئے درخواستیں مطبوعہ فارم پر مطلوب ہیں یہ درخواست فارم نظارت تعلیم سے بلامعاوضہ حاصل کئے جاسکتے ہیں نیز واضح ہو کہ صرف مطبوعہ فارم پر آنے والی درخواستوں پر ہی غور ممکن ہوگا۔

درخواست دینے کیلئے اہلیت: ایسے خواہشمند احباب جن کی عمر 40 سے 50 سال تک ہو۔ تعلیم کم از کم F.A ہو، ایڈمنسٹریشن کا تجربہ رکھتے ہوں اور جماعتی خدمت کا شوق ہو۔ مذکورہ مطبوعہ فارم پر اپنی درخواست مکرم صدر صاحب محلہ / مکرم امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 30 راپریل 2004ء تک نظارت تعلیم کو ارسال فرمائیں۔ انٹرویو کیلئے صرف ان امیدواروں کو Call کیا جائے گا جو مذکورہ بالا کوائف اور شرائط پر پورا اترتے ہونگے اور اس آسامی کے اہل سمجھے جائیں گے۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ ناصر محمود صاحب دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر ربوہ لکھتے ہیں۔ میری والدہ مکرمہ محمودہ ناصرہ صاحبہ زوجہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم آف گجرات حال دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر ربوہ مورخہ 19 مارچ 2004ء بروز جمعۃ المبارک الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئیں آپ نہایت ملنسار اور دین کا جذبہ رکھنے والی تھیں اسی روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور اگلے دن مورخہ 20 مارچ 2004ء کو دفتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ ساجد احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور بلندی درجات فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یٰسین خان صاحب وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ کا مورخہ 18 مارچ 2004ء کو کروندی ضلع خیر پور سندھ کے قریب ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ جس میں ان کی بائیں ٹانگ کا فریکچر ہو گیا دو دن نواب شاہ ہسپتال رہنے کے بعد ربوہ آگئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب نائب ناظر امور عامہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا چھوٹا بیٹا احسان احمد مبشر (وقف نو) عمر ساڑھے تین سال کے Brain کی Demilination کے سبب گزشتہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے۔ بچہ کی معجزانہ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم بشارت مہند صاحب ساکن داتہ ضلع مانسہرہ حال دارالعلوم شرقی حلقہ نور۔ ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم فقیر محمد صاحب ساکن داتہ ضلع مانسہرہ حال دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ عرصہ تقریباً ایک ماہ فضل عمر ہسپتال میں پراسٹیٹ کے عارضے کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ آپریشن ہو چکا ہے۔ مگر تا حال مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرمہ طیبہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ لکھتی ہیں۔ میری والدہ مکرمہ صفیہ صادقہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب (ربوہ میں قربان ہونے والے) کی آنکھ کا آپریشن کچھ دن پہلے گوجرانوالہ میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا۔ آپریشن کے بعد کی ہر طرح کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت گیمز ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن میں گیمز ٹیچر کی آسامی خالی ہے۔ خواہشمند کوالیفائڈ خواتین 18 راپریل 2004ء تک اپنی دستاویزات کے ہمراہ اکیڈمی تشریف لائیں۔ M.A فزیکل ایجوکیشن کرنے والی خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔

Ph: 04524-212434, Fax: 213969

یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

211649 213649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا اصفہان، قمر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN MOTORS PVT LIMITED

Ph: 021-7724606 7724609

47- Tibet Centre M.A. Jinnah Road, KARACHI

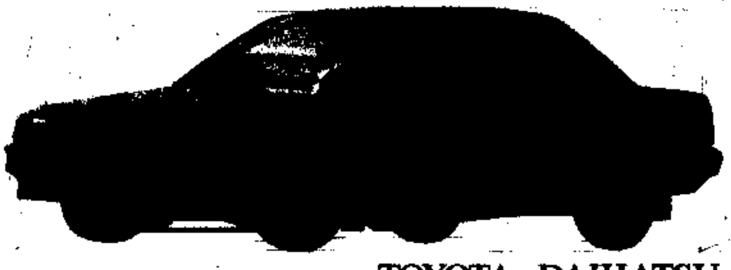

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021-7724606 7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

سی پی ایل نمبر 29